جب لاد چلے گا بنجارا

حضرت مہدی کی معاون تین قوتیں:

اب ہم اصل سوال کی طرف پھر لوٹتے ہیں: ہم نے مانا کہ حضرت مہدی کے ساتھ تین طرح کی قوتیں ہو جائیں گی: (1) صالح اور قابل مسلمان (2) نیک بخت یہودی، ان کا سرمایہ اور علم۔ (3) سعادت مند عیسائی اور ان کا تجربہ وٹیکنالوجی۔ پھر خود حضرت مہدی کی قابلیت، ذہانت، جرأت اور ان کے ساتھ غیبی ہدایت (یعنی ہر موقع پر درست فیصلے کی صلاحیت) بھی ہوگی...... لیکن اس سب کے باوجود سات سال کے قلیل عرصے میں آخر کس طرح وہ طاقت کے ان پہاڑوں کو جگہ سے ہلا سکیں گے جو گزشتہ دو تین سو سالوں میں مغرب نے تھپی لگا کر کھڑے کیے ہیں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ظاہر میں سنت کی کامل اتباع اور باطن میں رب تعالیٰ سے کامل تعلق کی برکت سے اللہ پاک ان کی جدوجہد اور جہاد و قتال میں ایسی برکت عطا فرمائے گا کہ کائنات میں کارفرما غیبی قوتیں ان کے ساتھ ہو جائیں گی۔ مغرب کی دجالی طاقت محض مادہ پرستی پر مبنی ہے۔ مادہ، اللہ کی نظر میں پست اور حقیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پروا نہیں کہ وہ حقیر اور نفس پرست لوگوں کو یہ حقیر چیز دے دے۔ اس کے مقابلے میں حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلند مرتبہ روحانی شخصیات ہوں گی۔ ان کو غیر معمولی کراماتی اور معجزاتی طاقت دی جائے گی۔

☆...... ”دنیا کے ختم ہو جانے کا وقت قریب ہے۔ اس لیے میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت، قرآن کریم کے احکام پر عمل، باطل کو ختم کرنے اور سنتوں کو زندہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔“ (بیعت کے بعد حضرت مہدی کے پہلے خطبے سے اقتباس)

☆...... ”حضرت مہدی کو اللہ تعالیٰ ایک رات میں صلاح (کے بلند مقام) تک پہنچا دیں گے۔“ (حدیث شریف)

☆...... ”حضرت مہدی کے خلاف نکلنے والا لشکر جس کا سربراہ سفیانی نام کا شخص ہوگا، زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔“

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا تم نے کسی ایسے شہر کے متعلق سنا ہے جس کے ایک جانب خشکی اور دوسری جانب سمندر ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ بنی اسحاق کے ستر ہزار افراد اس شہر کے لوگوں سے جہاد نہ کرلیں۔ چنانچہ مجاہدین جب وہاں پڑاؤ کریں گے تو نہ اسلحہ سے لڑیں گے اور نہ تیر پھینکنے کی نوبت آئے گی، صرف ایک مرتبہ ”لاالہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر“ کہنے سے شہر پناہ کا ایک حصہ گر جائے گا۔“

ایک اہم نکتہ:

اس روایت میں ایک لفظ ”سبعون ألفًا من بني إسحق“ آیا ہے یعنی بنو اسحاق میں سے ستر ہزار مجاہدین۔ اس کے بارے میں بعض محدثین کی رائے یہ ہے کہ دراصل یہاں ”بنی اسمعیل“ مراد ہیں، تاہم مسلم شریف کے تمام نسخوں میں ”من بني إسحق“ ہی وارد ہے۔

جب لاد چلے گا بنجارا

علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:’’قال القاضی: کذا ھو فی جمیع أُصول صحیح مسلم ”من بنی إسحق“ قال: قال بعضھم: المعروف المحفوظ ”من بنی إسمعیل“ وھو الذی یدل علیہ الحدیثُ و سیاقُه؛ لأنه إنما أراد العربَ، وھذہ المدینة ھی القسطنطنیة.“ (نووی علی ھامش مسلم: ۳۹٦/٤)

ترجمہ:’’قاضی عیاض نے کہا ہے:”من بنی إسحق“ کا لفظ ہی مسلم کے تمام نسخوں میں آیا ہے، البتہ مشہور و مستند بات یہ ہے کہ مراد ”بنی إسمعیل“ ہوں چونکہ اس معنی پر حدیث کی دلالت بھی ہے اور سیاق حدیث کا منشا بھی یہی ہے چونکہ ان سے مراد عرب ہیں اور مدینہ سے مراد قسطنطنیہ ہے۔‘‘

بنی اسمٰعیل کے لیے بنی اسحٰق کا لفظ لانے کی ایک تاویل یہ بھی ہوسکتی ہے کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام بنی اسمٰعیل کے چچا ہیں، اور ”عمُّ الرجل صِنو أبیه“ (چچا والد کے قائم مقام ہوتا ہے) کے قانون کے مطابق چچا کی طرف نسبت بھی درست ہے۔

بعض محققین کا کہنا ہے کہ اگر حدیث کو اس کے ظاہری معنی پر ہی رکھیں تو بنی اسحٰق سے مراد وہ افراد ہوں گے جو اس زمانہ میں مسلمان ہو کر لشکر مہدی میں شامل ہو جائیں گے جیسا کہ بعض روایات میں آتا ہے۔

اور بعض کا کہنا ہے کہ یہاں بنو اسحاق ہی درست ہے اور اس سے مراد پٹھان ہیں کہ مؤرخین کے ایک طبقہ کے مطابق نسلی طور پر یہ اہلِ کتاب ہیں اور طالبان کی شکل میں حضرت مہدی کے ساتھ ہوں گے۔

ایک اہم وضاحت:

پھر یہ دیکھیے کہ حدیث شریف میں وضاحت ہے:’’نہ اسلحہ سے لڑیں گے نہ تیر پھینکنے کی نوبت آئے گی۔‘‘ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان اپنے طور پر جو بہترین وسائل دستیاب ہوں، انہیں حاصل کریں اور غلبہ دین کے لیے قربانیاں دیں اور دیتے رہیں، آگے ایک وقت پر اللہ پاک خود ہی غیب سے کوئی صورت پیدا فرمائیں گے۔

یہ بات اس وقت اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے جب ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد کے واقعات کا جائزہ لیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس دن فجر کی نماز میں نازل ہوں گے، اس دن فجر کے بعد وہ دجال اور اس کی یہودی فوج (امریکن و اسرائیل آرمی) کے خلاف جہاد شروع کریں گے۔ دجال ان کو دیکھتے ہی چوکڑیاں بھرتا ہوا فرار ہوگا۔ اس کی ساری شیطانی اور مادّی طاقتیں سلب ہو جائیں گی اور شام تک ہر پتھر پکار کر مجاہدین سے کہے گا:’’اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے۔ اسے آ کر ختم کر دے۔‘‘ اب بتائیے! جب دجال ان کو دیکھتے ہی پگھلنا شروع ہو جائے گا۔ (شاید وہ سکس ملین ڈالر مین یا ٹرمینیٹر کی طرح جزوی طور پر دھات پر مشتمل انسان ہوگا) فتنہ پرداز یہودی، مجاہدین کے ہاتھوں شام تک برباد ہو جائیں گے تو ایک دن میں کون سی سائنس و ٹیکنالوجی ہوگی جو اہلِ حق کو حاصل ہو جائے گی؟

جب لاد چلے گا بنجارا

اگر آپ اس امر کی تصریح چاہتے ہیں کہ تقویٰ اور جہاد کے بل بوتے پر غیبی قوتیں کمزور و ناتواں مسلمانوں کے ہمراہ ہوں گی اور باطل کی مادی طاقت کو پگھلا ڈالیں گی، لہٰذا ہمیں مادی طاقت حسب حیثیت حاصل تو کرنا چاہیے لیکن اس سے ڈرنا یا اس کو حرفِ آخر نہیں سمجھنا چاہیے......تو اس کی وضاحت بھی مل سکتی ہے۔ ''علامات قیامت'' (مصنفہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب) میں الدر المنثور کے حوالے سے یہ حدیث موجود ہے:

''عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ پس لوگوں کی آنکھوں اور ٹانگوں کے درمیان سے تاریکی ہٹ جائے گی (یعنی اتنی روشنی ہو جائے گی کہ لوگ ٹانگوں تک دیکھ سکیں) اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر ایک زرہ ہوگی۔ پس لوگ ان سے پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ وہ فرمائیں گے: میں عیسیٰ ابن مریم اللہ کا بندہ اور رسول ہوں اور اس کی (پیدا کردہ) جان اور اس کا کلمہ ہوں (یعنی باپ کے بغیر محض اس کے کلمہ ''کن'' سے پیدا ہوا ہوں) تم تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرلو: (1) اللہ دجال اور اس کی فوجوں پر بڑا عذاب آسمان سے نازل کردے۔ (2) ان کو زمین میں دھنسا دے...... یا (3) ان کے اوپر تمہارے اسلحہ مسلط کردے اور ان کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے۔'' مسلمان کہیں گے: ''اے اللہ کے رسول! یہ (آخری) صورت ہمارے لیے اور ہمارے قلوب کے لیے زیادہ طمانیت کا باعث ہے۔ چنانچہ اس روز تم بہت کھانے پینے والے (اور) ڈیل وڈول والے یہودی کو (بھی) دیکھو گے کہ ہیبت کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار نہ اُٹھا سکے گا۔ پس مسلمان (پہاڑ سے) اُتر کر ان کے اوپر مسلط ہو جائیں گے اور دجال جب (عیسیٰ) ابن مریم کو دیکھے گا تو سیسہ کی طرح پگھلنے لگے گا حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام اسے جالیں گے اور قتل کردیں گے۔''

اب بتائیے! جب نتیجہ ہی تقویٰ اور جہاد مسلسل کی برکت سے دشمن کے ہتھیار ناکارہ ہونے اور مسلمانوں کی طویل جدوجہد کے بعد انہیں یہود پر مسلط کیے جانے پر موقوف ہے تو پھر اس بات پر افسوس کا کیا فائدہ کہ دشمن کے پاس یہ ہے اور وہ ہے۔ اور اس پر دل جلانے سے کیا حاصل کہ ہمارے پاس یہ نہیں اور وہ نہیں۔ ہمیں اس بات پر کبھی پریشان نہیں ہونا چاہیے کہ فلاں کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہمارے پاس نہیں یا ہم اتنے فٹ اونچی اُڑان نہیں بھر سکتے۔ ہمیں اپنے طور پر جائز ذرائع سے دستیاب وسائل کو لے کر کام جاری رکھنا چاہیے اور بس! مادی طاقت سے مرعوب ہونے کی ضرورت ہے نہ اس پر فکرمند ہونے کی کہ ہم ان کے برابر آئے بغیر کس طرح ان پر غلبہ پائیں گے؟ ہاں اس پر ضرور فکرمند ہونا چاہیے کہ فجر کی نماز کی پابندی نہیں ہو رہی (یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا وقت ہے) یا عصر کی جماعت کا اہتمام نہیں (یہ یہودیوں کے کلّی خاتمے کا وقت ہے) تقویٰ عمل میں ہے نہ اخلاق اور برتاؤ میں (حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے ساتھی رات کو مصلے اور دن کو گھوڑے پر سوار ہوں گے۔ ہم میں رات کو عابد شب زندہ دار اور دن کے وقت شہسوار کتنے ہیں؟) جہاد کو حرام یا دہشت گردی کہنے والوں کے پروپیگنڈے سے کوئی متاثر تو نہیں ہوگیا؟ (حضرت مہدی کے ساتھی وہی ہوں گے جو آخری وقت تک ساری دنیا کی مخالفت و ملامت کی پروا کیے بغیر جہاد کی بابرکت سنت پر ڈٹے رہیں گے) جہاد کی جسمانی، ذہنی، نظریاتی، عسکری تربیت سے تو کوئی غافل نہیں (حضرت مہدی کے ساتھ وہ لوگ نہیں چل سکیں گے جنہیں جان و مال، عیش و آرام، گھربار، بیوی بچوں کی محبت راہِ خدا میں جانے سے روکتی ہوگی)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامت تک مسلسل حق پر قتال کرتی رہے گی (اور) غالب رہے گی۔ فرمایا: پھر (ان میں) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا: آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے! وہ کہیں گے: نہیں! بلکہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں (چنانچہ اُمتی آگے بڑھ کر سابقہ نبی کو نماز پڑھائے گا تاکہ ختم نبوت کا مسئلہ واضح ہو جائے) اس اُمت کی عنداللہ عزت و اکرام کی وجہ سے۔''

ایمان والوں کو چاہیے کہ خود کو اس وقت کے لیے ذہنی و جسمانی طور پر تیار کرلیں جب جہاد ہی ایمان کا معیار ہوگا۔ حضرت مہدی کے ساتھ وہی جا پائے گا جس نے پہلے سے جہاد کی تیاری کر رکھی ہوگی...... عین وقت پر تو جب بنجارا لاد چلے گا، سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا۔